Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 02, Issue 04, Oct-Dec 2024

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

آن لائن طریقہ تعلیم وتربیت اور معاشرے پر اس کے اثرات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Online education and its impact on society: An analytical study

ABSTRACT

The advent of online education has revolutionized the global education system, significantly influencing societal structures and dynamics. This article delves into the profound impact of online education on learners, educators, and communities. Online platforms have democratized access to education, providing opportunities for individuals in remote and underserved areas to engage in learning activities that were previously out of reach. The flexibility and convenience of virtual learning allow learners to balance personal, professional, and academic responsibilities, fostering lifelong learning and skill development. However, the shift to online education also poses significant challenges. Digital inequality, marked by the disparity in access to reliable internet and technological resources, continues to exclude many from benefiting fully. Moreover, the lack of face-to-face interaction and physical classroom experiences impacts the development of soft skills and collaborative abilities. Educators face new challenges in maintaining engagement and delivering effective instruction in virtual environments. This article also examines broader societal implications, including the role of online education in reshaping employment trends and workforce skills, bridging educational equity gaps, and contributing to the global knowledge economy. The findings underscore the transformative potential of online education while highlighting the need for strategic interventions to address its limitations. By fostering inclusivity and promoting digital literacy, online education can serve as a catalyst for societal progress. Through a balanced analysis of opportunities and obstacles, this article aims to provide insights into the ongoing evolution of education in the digital age, emphasizing the importance of policy reforms and technological advancements to ensure a sustainable and inclusive future for learning.

Keywords: *Education, Online Platforms, Global Education System, Digital Inequality, Technological Advancements.*

****Correspondence Author:***
Prof. Dr Matloob Ahmad** *Dean Faculty of Arts & Social Sciences, The University of Faisalabad.*

AUTHORS

Rukhsar Gulzar*
Principal of Al-Gulzar Public School, Street # 10 Ghosiabad Millat Road, Faisalabad.
rukhsargulzar98@gmail.com

Prof. Dr Matloob Ahmad**
Dean Faculty of Arts & Social Sciences, The University of Faisalabad:
dean.is@tuf.edu.pk

Date of Submission: 15-11-2024
Acceptance: 05-12-2024
Publishing: 13-12-2024

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

آن لائن تعلیم سیکھنے کی ایک شکل ہے جو انٹرنیٹ پر کی جاتی ہے۔ اس میں تدریسی طریقوں کی ایک قسم شامل ہو سکتی ہے اور اکثر روائتی آمنے سامنے ہدایات کی تکمیل یا تبدیلی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ آن لائن تعلیم کے ساتھ، طلباء انٹرنیٹ کنکشن کے ساتھ کسی بھی جگہ سے کورسز، لیکچرز، ٹیوٹوریلز اور دیگر تعلیمی مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ آن لائن تعلیم طلباء کو ان کی اپنی رفتار اور اپنے شیڈول کے مطابق سیکھنے کی لچک فراہم کرتی ہے۔ اس قسم کی تعلیم اپنی سہولت اور لاگت کی تاثیر کی وجہ سے تیزی سے مقبول ہوتی جارہی۔

آن لائن تعلیم، تعلیم کی ایک شکل ہے جو انٹرنیٹ پر دی جاتی ہے۔ یہ اکثر روائتی آمنے سامنے ہدایات کے علاوہ استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں تدریس کے مختلف طریقے شامل ہو سکتے ہیں، جیسے لیکچرز، ٹیوٹوریلز، ڈسکشن بورڈز، اور ورچوئل کلاس رومز۔ آن لائن سیکھنے سے طلباء کو اپنی رفتار اور اپنے شیڈول کے مطابق سیکھنے کی سہولت ملتی ہے۔ اس سے وقت اور پیسے کی بھی بچت ہوتی ہے، کیونکہ طلباء انٹرنیٹ کنکشن کے ساتھ کسی بھی جگہ سے کورس کے مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید بر آں، آن لائن لرننگ کورسز یا مواد تک رسائی فراہم کر سکتی ہے جو بصورت دیگر طالب علم کے مقامی علاقے میں دستیاب نہ ہوں۔ ان وجوہات کی بناء پر، آن لائن سیکھنا تیزی سے مقبول ہوتا جارہا ہے۔

آن لائن تعلیم کے سب سے بڑے فائدے میں سے ایک سہولت ہے۔ طلباء کسی بھی وقت کہیں سے بھی اپنے کورس میں لاگ ان کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ان کے پاس انٹرنیٹ کنکشن ہو۔ یہ آن لائن سیکھنے کو ان لوگوں کے لیے مثالی بناتا ہے جن کا شیڈول مصروف ہے یا جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں۔ یہ طلباء کو روایتی سمسٹر شیڈول پر عمل کرنے کی بجائے اپنی ٹائم لائن پر کورسز کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے۔

آن لائن تعلیم کا ایک اور فائدہ وہ لچک ہے جو یہ فراہم کرتا ہے۔ طلباء اکثر اس رفتار کا انتخاب کر سکتے ہیں جس پر وہ کورس ورک مکمل کرتے ہیں، اور وہ انٹرنیٹ کنکشن کے ساتھ کسی بھی ڈیوائس سے کورس کے مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طلباء گھر سے دور ہوتے ہوئے یا چھٹی پر ہوتے ہوئے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور اسائنمنٹ مکمل کر سکتے ہیں۔

آن لائن تعلیم کے لیے استعمال ہونے والے اپلیکیشنز:

عصر حاضر میں مختلف اپلیکیشنز کو میٹنگ اور تدریس کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ فری اپلیکیشنز موبائیل اور کمپیوٹر دونوں پر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں زوم، مائیکروسافٹ ٹیم، گوگل میٹ، ویبیکس سسکو وغیرہ اہم اپلیکیشنز ہیں جنھیں کمپنیاں اور ادارے اپنی سہولت کے لیے اپنے ملازمین سے رابطے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ تدریسی عمل میں اساتذہ سے میٹنگ، طلبہ کی تدریس، کاؤنسلنگ اور رابطے کے لیے سب سے زیادہ زوم ایپ کا استعمال کیا جارہا ہے۔

(۱)زوم ایپ کو تدریسی ویڈیو کے طور پر استعمال کرنا:

اب تک بیشتر نے صرف زوم ایپ کو میٹنگ اور کانفرنسنگ کے طور پر استعمال کیا ہے لیکن اس کا ایک بہترین استعمال ویڈیو ریکارڈر کے طور پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کی مدد سے تدریسی مواد کے ویڈیوز تیار کیے جاسکتے ہیں۔ اس کا آسان طریقہ ہے کہ آپ ایک زوم میٹنگ شروع کیجیے۔ کسی دوسرے کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایپلیکیشن ریکارڈنگ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے میٹنگ کی ابتداء سے ہی ریکارڈنگ شروع کردیجیے اور آڈیو، پریزینٹیشن، اسکرین شئیرنگ، انوٹیشن، وائٹ بورڈ کے استعمال کی مدد سے اپنا مکمل سبق ایک ویڈیو میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ اس ایپلیکیشنز سے تیار ویڈیو کی سائز کم ہوتی ہے جسے بآسانی یوٹیوب اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر شئیر کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح آپ ایک آسان اور بالکل فری ایپلیکیشن کی مدد سے اپنا تدریسی مواد ڈیجیٹائز کرسکتے ہیں۔ زوم کے علاوہ بھی دیگر ایپلیکیشنز میں اس طرح کی سہولیات موجود ہیں اس کے علاوہ لرننگ منیجمنٹ سسٹم (اکتسابی انتظامی نظام) میں ایڈوب کیپٹیو پرائم، ڈوسیبو، سیپ لٹموس، لرن اپان ایل ام ایس، اسینشیا وغیرہ کئی نظام دستیاب ہیں۔ ہمارے لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ جو آسان ہیں ان کا استعمال کریں اور طلبہ کے لیے تدریسی مواد تیار کریں۔[1]

(۲) گوگل کلاس روم:

گوگل کلاس روم ایک مکمل تدریسی پیکیج ہے جس میں ایک کلاس روم کو ورچوئل کلاس روم میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس میں باقاعدہ ایک کلاس ترتیب دی جاتی ہے۔ مضامین کے لحاظ سے گروپ بنائے جاسکتے ہیں۔ ایک کلاس میں انفرادی ای میل آئی ڈی سے ایک استاد، دو سو پچاس طلبہ کو شامل کرسکتا ہے۔ ایک ہی کلاس میں ۲۰ اساتذہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ اور ادارہ ذاتی طور پر اگر گوگل کلاس روم سوٹ حاصل کیا جائے تو طلبہ اور اساتذہ کی تعداد ایک ہزار تک بڑھائی جاسکتی ہے۔ ویسے ابتدائی طور پر انفرادی گوگل آئی ڈی کی مدد سے گوگل کلاس ترتیب دی جائے اور تمام اکتسابی مواد، چارٹ، تصاویر، ویڈیوز، پریزینٹیشن، پی ڈی ایف وغیرہ کو اس میں مضامین کے لحاظ سے اپلوڈ کیا جاسکتا ہے جسے طلبہ اپنی سہولت کے مطابق دیکھ سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں اسائنمنٹ ٹیسٹ کی سہولت بھی موجود ہے اور ہر طالب کو اپنی تعلیمی ترقی کا جائزہ لینے میں بھی مدد ملتی ہے۔ مختصر سی ٹریننگ کی مدد سے اساتذہ اور تعلیمی ادارے اس کا بہتر استعمال کرسکتے ہیں۔ خاص طور پر بڑی کلاسسز کے طلبہ کے لیے یہ زیادہ فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

(۳) گوگل فارم (کوئیز کا استعمال):

طلبہ کو صرف تعلیمی ویڈیوز بھیجے جائیں، پی ڈی ایف کو واٹس اپ گروپ پر اپلوڈ کردیا جائے اور ان سے یہ توقع کی جائے کہ وہ دلچسپی لیں گے تو شاید یہ خام خیالی ہوگی۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ طلبہ کوئیز وغیرہ میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں اور اگر وہ کوئیز میں اپنا پرفارمینس بہتر کریں تو ان کی پڑھائی میں بھی دلچسپی بڑھے گی۔ گوگل فارم (کوئیز) ترتیب دینے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اساتذہ یہ کرسکتے ہیں کہ کسی سبق کے ایک حصے یا مکمل سبق کا تفہیمی ویڈیو بناکر طلبہ سے شئیر کریں پھر اس کی بنیاد پر کوئیز ترتیب دیں یہ گوگل فارم کی مدد سے گوگل آئی ڈی کے تحت بنایا جاسکتا ہے جس میں آپ مختصر جوابات، طویل جوابات، اختیاری، گروہ بندی، صحیح غلط، تصاویر پر مبنی سوالات اور کثیر متبادل جوابات پر مبنی سوالات ترتیب دے سکتے ہیں اور جوابی کلید بھی درج کرسکتے ہیں جس سے جواب سبمٹ کرنے کے بعد ہی یہ ایپلیکیشن چیک کرکے مارکس دیتا ہے۔ ہر سوال پر کتنے مارکس

---

[1] عبدالباری، فہیم احمد، آن لائن تدریس کا ارتقائی سفر، ادارہ اشاعت اسلام، کراچی، ۲۰۰۳ء، ص ۸۷

ہونے چاہئیں، سوال حل کرنا لازمی ہو یا اختیاری، یہ ساری سہولتیں اس میں موجود ہیں۔ طلبہ کا سوالیہ پرچہ (ای پرچہ) مکمل ہوتے ہی انھیں ان کا اسکور پتہ چل جائے گا یا آپ چاہیں تو بعد میں خود سے چیک کر کے انھیں بتا سکتے ہیں۔ ان کا سبمٹ کیا ہوا جواب آپ کے پاس ریکارڈ ہو جائے گا جسے آپ گوگل شیٹ میں تبدیل کر کے طلبہ کے گروپ پر شیئر کر سکتے ہیں اور مزید طلبہ کو اس کی ترغیب دلا سکتے ہیں۔ گھر بیٹھے تعلیم کا یہ سلسلہ ہمارے طلبہ کی ذوق کی مزید آبیاری کریگا اور جو اب تک دلچسپی نہیں لے رہے ہیں وہ بھی ان شاء اللہ دلچسپی لیں گے۔ بس کوشش یہ کی جائے کے سوالات طلبہ کی ذہنی صلاحیت اور استطاعت کو دھیان میں رکھتے ہوئے ترتیب دی جائیں۔[2]

(۴) تعلیمی ویڈیوز تیار کرنے کے مختلف طریقے :

آڈیو ویژول کا بہتر استعمال کیسے کیا جائے؟ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ ٹیکنالوجی سے کس حد تک واقف ہیں اور اپلیکیشنز کو کتنا بہتر استعمال کر سکتے ہیں؟ کم معلومات سے لے کر ٹیکنالوجی کے ایکسپرٹ اساتذہ یا افراد تدریسی مواد ترتیب دے سکتے ہیں۔ اس کے کئی طریقے ہیں جس کی مدد سے ہم تعلیمی ویڈیوز بنا سکتے ہیں۔ ان وسائل یا طریقوں کی ہم درج ذیل میں درجہ بندی کر سکتے ہیں۔ (۱) ٹیبل ٹاپ (۲) پوڈکاسٹ (۳) اسکرین ریکارڈنگ وغیرہ۔

ٹیبل ٹاپ:

یہ سب سے آسان اور بغیر کسی تکنیکی معلومات کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقے میں آپ کو صرف اپنے کیمرہ والے موبائیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ روشنی میں اپنی نصابی کتاب کی مدد سے کیمرہ ریکارڈنگ کے ذریعے ہم بآسانی اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک ٹیبل پر کسی اسٹینڈ کی مدد سے اپنے سر کی اونچائی تک موبائیل نصب کریں۔ ہیڈ فون اور مائک کی مدد سے اسباق کی تفہیم کرتے جائیں۔ آپ کے موبائیل کا کیمرہ ٹیکسٹ اور آواز کی ریکارڈنگ کرتا جائے گا۔ مکمل ہونے پر آپ اسے اپنے طلبہ سے شیئر کر سکتے ہیں۔ موجودہ وقت میں اچھے کیمرہ فون والے موبائیل سے یہ انتہائی آسان ہے لیکن اس طرح سے ویڈیو کا سائز بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہ اپلوڈ اور ڈاؤنلوڈ ہونے میں زیادہ وقت لیتا ہے۔ مزید اس سے آپ صرف آواز اور نصابی ٹیکسٹ کی مدد سے تدریس کر سکتے ہیں۔ علم حیاتیات، ریاضی کی مساوات یا کسی مضمون میں جہاں ڈائیگرام یا تصاویر کے بنانے کے عمل کی اہمیت ہو وہاں یہ طریقہ کارآمد ہے جس میں طلبہ، اساتذہ کو باقاعدہ ڈائیگرام یا تصاویر بناتے ہوئے یا ریاضی کی مساوات کو حل کرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے لیے کسی مخصوص سافٹ ویئر یا اپلیکیشنز کی ضرورت نہیں ہوتی۔[3]

پوڈکاسٹ:

پوڈکاسٹ یعنی آڈیو کے ذریع اپنی بات پہنچانا۔ یہ طریقہ زباندانی، ادب اور سماجیات کے اساتذہ کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ جہاں ویژول سے زیادہ آڈیو کی اہمیت ہوتی ہے۔ ویسے تو پلے اسٹور اور ایپل اسٹور پر کئی اپلیکیشنز موجود ہیں لیکن اس کے لیے آج ہر موبائیل میں موجود آڈیو ریکارڈر، واٹس اپ وائس ریکارڈر کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ کچھ ایک پوڈکاسٹ اپلیکیشنز میں گوگل پوڈکاسٹ، اسپوٹیفائی، اینکر، پوڈکاسٹ گو وغیرہ مفت

---

[2] قاسمی، مجاہد الاسلام، انٹرنیٹ، اور جدید ذرائع ابلاغ دینی مقاصد اور عقود و معاملات کے لیے استعمال، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۲۰۰۹، ص ۶۷

[3] نسرین، ڈاکٹر، تعلیمی ٹیکنالوجی، مکتبہ جامع لمیٹیڈ، نئی دہلی، انڈیا، ۲۰۱۳ء، ص ۱۱۳

میں دستیاب ہیں۔ وائس ریکارڈر سے آڈیو ریکارڈ کرتے ہوئے بیک گراؤنڈ شور بھی ریکارڈ ہوتا ہے اور سانس کی آواز بھی ریکارڈ ہوتی ہے جو سننے وقت سماعت کو گراں گذرتی ہے اس کے لیے کئی ایپلیکیشن کی مدد سے شور اور دیگر غیر آوازوں کو ہٹایا جاسکتا ہے آواز میں اتار چڑھاؤ اور گونج کے ایفیکٹس بھی شامل کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی حمد یا نعت کی ریکارڈنگ کو گونج ایفیکٹس دیا جائے تو وہ سننے میں اور بہتر معلوم ہوگی۔ اس کے لیے آڈاسٹی، ویوپوڈ آڈیو ایڈیٹر، ایف ایل اسٹوڈیو، آرڈر وغیرہ ایپلیکیشن موجود ہیں جنھیں اس مقصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسکرین ریکارڈنگ :

تعلیمی وسائل کی تیار ی میں یہ سب سے اہم اور جامع طریقہ ہے۔ اس میں اسکرین ریکارڈنگ سافٹ ویئر کی مدد سے آپ کمپیوٹر، موبائیل، لیپ ٹاپ اسکرین کی ریکارڈنگ کا ویڈیو تیار کرسکتے ہیں۔ اس کے لیے آپ کو اسکرین کا بہتر استعمال، کمپیوٹر سافٹ ویئر، اسکرین ریکارڈر اور ویڈیو ایڈیٹنگ جیسے ایپلیکیشنز کی معلومات اوران میں کچھ حد تک مہارت درکار ہے۔ تھوڑی سی مشق سے آپ ان کو باآسانی سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے تحت ہم دیگر ویڈیو، سلائیڈ، تصاویر، چارٹ، ترسیم، ڈائیگرام وغیرہ کو آڈیو کمینٹری کے ساتھ ریکارڈ کرسکتے ہیں۔ مزید ہینڈ رائیٹنگ کی سہولت فراہم کرنے والے ایپلیکیشنز مثلاً آئی فون پر پیچ یا دیگر کی مدد سے اپنی تحریر کو بھی شامل کرسکتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ اس میں آپ ان تمام چیزوں اور طریقوں کا استعمال کرسکتے ہیں جن کا اس سے پہلے ذکر ہوا ہے۔ ان سافٹ ویئرس میں کیم اسٹوڈیو (کیمٹیشیا)، اوبی ایس (اوپن براڈکاسٹر سافٹ ویئر) اسٹوڈیو، فلمورا اسکرین، شئیر ایکس وغیرہ اہم سافٹ ویئر ہیں جنھیں آسانی سے کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ پر ڈاؤن لوڈ کر کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔[4]

آڈیو وژول تعلیمی مواد تیار کرتے وقت کن باتوں کا دھیان رکھیں؟

ٹاکنگ ہیڈ :

دوران ویڈیو نہ پورے اسکرین پر صرف آپ رہیں اور نہ مکمل ویڈیو میں آپ غیر حاضر رہیں۔ ٹاکنگ ہیڈ کا مطلب ہے کہ ویڈیو میں ایک طرف آپ بھی نظر آتے رہیں۔ اس کے لیے آپ کی کمینٹری کا ویڈیو بھی ریکارڈ کیجیے اور اسکرین پر ایک چھوٹی ونڈو کے ذریعے اسے ظاہر کیجیے۔ اس سے طلبہ آپ سے جڑا ہوا محسوس کریں گے۔ اسے پرسنل ویڈیو ونڈو بھی کہا جاتا ہے۔

آواز صاف اور واضح ہو:

ویڈیو کے ساتھ جو کمینٹری آپ دے رہے ہیں اسمیں آواز صاف اور واضح ہونا ضروری ہے ورنہ اس کا اثر نہیں ہوتا۔

(۵) تعلیمی آن لائن کورسز:

انٹرنیٹ کے عام ہونے سے تعلیمی نظام میں آن لائن کورسز متعارف کروائے گئے۔ اس کا بنیادی فائدہ یہ ہوا کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود طالب علموں کے لیے مشہور و معروف جامعات سے گھر بیٹھے کورسز کرنا ممکن ہوگیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے لاکھوں افراد نے آن لائن تعلیم کے ذریعے اپنی تعلیمی قابلیت اور صلاحیتوں میں اضافہ کیا۔ انٹرنیٹ پر دنیا کی بہترین جامعات کی جانب سے سینکڑوں مفت آن لائن کورسز دستیاب ہیں، جنہیں بآسانی ہارورڈ، ایم آئی ٹی اوپن کورس ویئر، کورسیرا، اوڈاسٹی، خان اکیڈمی اور دیگر پر سرچ کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ملک کے کئی نوجوان پہلے ہی ایم آئی ٹی اور ہارورڈ جیسے ممتاز اداروں کے مفت آئن لائن کورسز کا فائدہ اٹھا رہے ہیں جبکہ باقی طالب علم بھی ان کورسز سے مستفید

---

[4] ایضاً

ہوسکتے ہیں۔ آن لائن کورسز کی حمایت کرنے والوں کا وسیع پیمانے پر خیال تھا کہ یہ طریقہ تعلیم صدیوں پرانے تعلیمی نظام کو تبدیل کردے گا۔ ان کا خیال تھا کہ انٹرنیٹ ٹیکنالوجی کی مدد سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طالب علموں کو اعلیٰ درجے کی تعلیم مہیا کی جاسکتی ہے اور یہ تعلیم میعار کے اعتبار سے ہارورڈ، اسٹینڈ فورڈ اور ایم آئی ٹی سے کسی بھی طرح کم نہیں ہو گی جہاں درجنوں طالب علموں کو مخصوص کلاس رومز میں معمول کے مروجہ طریقوں کے مطابق اعلیٰ تعلیم سے نوازا جاتا ہے۔ آن لائن طریقہ تعلیم کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کو سہل بنانے اور عوام الناس تک پھیلانے کا ذریعہ سمجھا گیا کیونکہ طلبا کی ایک بڑی تعداد ان اعلیٰ تعلیمی اداروں تک مالی و دیگر ذرائع نہ ہونے کے باعث داخلہ حاصل نہیں کرسکتی تھی۔[5]

تعلیمی آن لائن کورسز سے حاصل کردہ فوائد میں مضامین میں مہارتوں میں بڑھوتری، نئی مہارتیں حاصل کرنا، اور آپ کے کیریئر میں ترقی شامل ہوتی ہیں۔ یا آپ گھر بیٹھے اپنی مرضی کے مطابق کورسز حاصل کرسکتے ہیں اور اپنی علمی قابلیت کے مطابق استفادہ کرسکتے ہیں۔ یہ آپکے وقت اور تعلیمی اخراجات کو بھی کم کرتا ہے۔ آن لائن کورسز کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ اپنے مقصد کے مطابق مناسب کورس منتخب کرسکتے ہیں۔

(۶) آن لائن تعلیمی سیمینارز

آن لائن تعلیمی سیمینارز آپ کو نئی معلومات حاصل کرنے اور اپنی مہارتوں میں بہتری کے لئے ایک اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔ سیمینار میں شرکت کرکے آپ نیا تجربہ حاصل کرتے ہیں، جدید تحقیقات اور ترتیبات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے، اور اچھی تعلیمی نیٹورکنگ بھی بنتی ہے۔

آن لائن سیمیناروں میں اپنے شعبے کے اہم ترین لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے جو آپ کے لئے بہترین راہنما ثابت ہوسکتے ہیں۔

سیمینار میں مشارکت سے آپ اپنی ترقی اور مہارتوں میں بہتری کے لئے نئی راہیں تلاش کرسکتے ہیں، اور جدید تجربات سے آپ اپنے تعلیمی سفر کو مزید مضبوط بناسکتے ہیں۔

آن لائن تعلیمی سیمینارز ایک شخص فائدہ یہ ہے کہ ہم گھر بیٹھے دنیا کے کسی بھی کونے میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کرسکتے ہیں اس سے وقت کا ضیاع بھی نہیں ہوتا۔[6]

آن لائن تعلیم کے فوائد:

(۱) اخراجات میں کمی:

ایجوکیشن کے اخراجات روایتی طریقہ تعلیم سے نسبتاً کم ہوسکتے حالانکہ ایسا تمام پروگرامز کیلئے نہیں ہوتا۔ عام طور پر آن لائن اداروں کو کلاس روم کا سیٹ اَپ نہیں کرنا پڑتا اور نہ ہی کلاس روم کی سہولتوں کے اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح آن لائن تعلیم حاصل کرنے والوں کو آمد ورفت وغیرہ کے اخراجات بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے۔

(۲) آن لائن رفاقت:

روایتی کلاس میں اگر تیس طلباء ہوں اور ہفتے میں تین دن ایک گھنٹے کی کلاس ہو تو استاد کا ہر طالب علم سے آمنا سامنا ہونا ناممکن ہوتا ہے اور ہر ایک سے معنی خیز مکالمہ بھی آسان نہیں ہوتا جبکہ آن لائن ایجوکیشن میں انسٹرکٹر نہ صرف کلاس کے سبھی طلبا کے ساتھ بات چیت کرسکتا ہے بلکہ

---

[5] ارشاد بخاری، نسل نو اور جدید طریقہ تدریس، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۳۱۱

[6] ایضاً

پوری دنیا کے مختلف اقوام اور اذہان کے مالک طلبہ بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تجربات شیئر کر سکتے ہیں۔ آن لائن ایپس اور چیٹ سرور پر چونکہ وقت کی پابندی کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، اسی لیے یہ پلیٹ فارم موقع فراہم کرتا ہے کہ آپ اپنے متعلقہ مضمون کے بارے میں گہرائی میں جاکر علم حاصل کر سکیں۔ بحیثیت ایک آن لائن طالب علم، آپ اس قابل ہوتے ہیں کہ دنیا بھر کے لوگوں کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔[7]

(۳) جاب مارکیٹ میں مواقع:

آن لائن ایجوکیشن میں مضامین اور کورسز کی وسیع رینج دستیاب ہوتی ہے۔ کسی خاص مضمون کے ماہرین کی اگر بہت مانگ ہے اور وہ مضمون آپ کو روایتی طریقہ تعلیم میں پڑھنے کا موقع نہیں ملتا یا کوئی ادارہ آپ کے شہر میں موجود نہیں تو آپ آن لائن ایجوکیشن کے ذریعے مہارت حاصل کر کے جاب مارکیٹ میں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ کسی زمانے میں آن لائن سرٹیفکیٹ کی کوئی وقعت نہیں تھی اور یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والوں کو کمپنیاں ملازمت پر رکھنے سے ہچکچاتی تھیں، لیکن آج بہت سی کمپنیاں ایسے افراد کو ملازمت پر رکھ رہی ہیں، جن کے پاس آن لائن ڈگریاں موجود ہیں۔

آن لائن تعلیم کے اثرات:

آن لائن تعلیم میں حائل سب سے بڑی دشواری ناقص انٹرنیٹ رابطہ (کنکشن) کی ہے اور یہ مسئلہ تقریباً سبھی ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہے۔ اس کے علاوہ عالمی سطح پر کمپیوٹر خواندگی بھی کم ہی پائی جاتی ہے۔

(۲) ٹیم ورک کا فقدان:

آن لائن تعلیم کی بنیادی خرابیوں میں سے نمایاں خرابی طلبہ اور اساتذہ کے درمیان جسمانی تعامل کا فقدان بھی ہے۔ آن لائن تعلیم کے دوران تمام طلبہ ایک کمرۂ جماعت میں موجود نہیں رہتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیم ورک کا فقدان بھی پایا جانا لازمی امر ہے۔ ورچول کام میں طلبہ کے درمیان غیر رسمی گفتگو بہت کم ہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان میں جذبہ ہمدردی وصلہ رحمی بھی کم ہی فروغ پاتا ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ کو درپیش کسی مشکل مسئلہ کے حل میں جسمانی دوری کی وجہ سے استاد فوری مدد فراہم کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ مزید اس کے ایک مخصوص عمر کے بعد اساتذہ میں نئی تدریسی مہارتوں کو سیکھنے کا رجحان، میلان اور دلچسپی بھی کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اساتذہ اپنے آپ کو زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

کمزور انٹرنیٹ کنکشن، برقی اور عوام کمپیوٹر خواندگی کی خرابی طلبہ کو وقتی مدد کا فقدان طلبہ اور اساتذہ کے درمیان جسمانی تعامل کا فقدان جذبہ اشتراک وہمدردی کا فقدان اساتذہ میں رغبت ومحرکہ کی کمی ٹیم ورک کا فقدان شامل ہے۔

[7] فاروق طاہر، ڈیجیٹل ایجوکیشن، حیدرآباد، انڈیا، ۲۰۱۱ء، ص ۲۱۲

آن لائن تعلیم کے بنیادی نقصانات میں سے ایک طلباء اور اساتذہ کے درمیان ذاتی تعامل کا فقدان ہے۔ اگرچہ آن لائن کورسز کو اکثر ویڈیو کانفرنسنگ، ڈسکشن بورڈز اور دیگر مواصلاتی ٹولز کے ساتھ ضمیمہ کیا جاتا ہے، لیکن وہ ذاتی طور پر کلاسوں کی طرح ذاتی رابطہ فراہم نہیں کرتے ہیں۔ اسی طرح، آن لائن طلبا اکثر اپنے ہم جماعت کے تعاون اور تعاون سے محروم رہتے ہیں۔[8]

(۳) تکنیکی مسائل:

آن لائن تعلیم کے ساتھ ایک اور مسئلہ تکنیکی مسائل کا امکان ہے۔ چونکہ آن لائن کورسز کے لیے انٹرنیٹ کنکشن کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے نیٹ ورک کے ساتھ کوئی بھی مسئلہ سیکھنے کے عمل میں خلل ڈال سکتا ہے۔ مزید برآں، اگر کورس کے مواد کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر استعمال کرنے کے لیے بہتر نہیں بنایا گیا ہے، تو اسے سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

آخر میں، آن لائن سیکھنا بعض اوقات الگ تھلگ ہو سکتا ہے۔ کلاس روم کی روایتی ترتیب کے ذاتی تعامل کے بغیر، مواد میں حوصلہ افزائی اور مشغول رہنا مشکل ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، کسی انسٹرکٹر اور ساتھیوں کی رائے کے بغیر، کسی کی ترقی کا اندازہ لگانا اور ٹریک پر رہنا مشکل ہو سکتا ہے۔[9]

(۴) آن لائن تعلیم اور اخلاقی پستی:

آن لائن تعلیم کے نقصان دہ پہلو پر بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس سے طلبہ کے اخلاق بگڑ سکتے ہیں، اس لیے کہ ملٹی میڈیا موبائل ان کے اخلاق وکردار پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب طلبہ اپنے گھروں میں ہیں تو کس کو معلوم ہے کہ طلبہ کن حالات سے گزر رہے ہیں ، اگر پڑھنے والے طلبہ کو تعلیمی مصروفیات سے الگ کر دیا جائے تو یہ خود ان کے اخلاقی بگاڑ کا سبب ہے لیکن ظاہر ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں اس لیے کہ طلبہ اس وقت ہمارے کنڑول میں نہیں ہیں اسی طرح اگر تعلیمی مصروفیات میں طلبہ کو مصروف عمل رکھا جاتا اور ان کے گھر کے لوگوں سے نگرانی کے لیے کہا جاتا تو تعلیم کے تقاضے بھی پورے ہوتے اور ان کے اخلاقی بگاڑ کے ہم ذمہ دار بھی نہیں ہوتے اس صورت میں بھی چند طلبہ اخلاقی بے راہ روی کے شکار ہوسکتے ہیں، ظاہر ہے کہ بغیر تعلیم کے اس کی کیا گارنٹی ہے کہ کسی بھی طالب علم کے پاس ملٹی میڈیا موبائل نہیں ہے اور وہ کسی اخلاقی بگاڑ کے شکار نہیں ہیں۔ آن لائن تعلیم ہو یا نہ ہو یہ حقیقت ہے طلبہ کی ایک بڑی تعداد کے پاس ملٹی میڈیا موبائل ہے آپ چاہیں تو اس کا سروے کرا کر دیکھ لیجیے۔[10]

آن لائن تعلیم کے نقصان دہ پہلو پر بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس سے طلبہ کے اخلاق بگڑ سکتے ہیں، اس لیے کہ ملٹی میڈیا موبائل ان کے اخلاق وکردار پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب طلبہ اپنے گھروں میں ہیں تو کس کو معلوم ہے کہ طلبہ کن حالات سے گزر رہے ہیں ، اگر پڑھنے والے طلبہ کو تعلیمی مصروفیات سے الگ کر دیا جائے تو یہ خود ان کے اخلاقی بگاڑ کا سبب ہے لیکن ظاہر ہے ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں اس لیے کہ

---

[8] ملک رمضان، آن لائن تعلیم کے نقصانات، ڈان نیوز، ۱۳ اگست، ۲۰۲۱ء، ص ۶

[9] ایضاً

[10] محمد انور، انٹرنیٹ کے ڈسے ہوئے، ادارہ اشاعت الاسلام، کراچی، ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۶

طلبہ اس وقت ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں اسی طرح اگر تعلیمی مصروفیات میں طلبہ کو مصروف عمل رکھا جاتا اور ان کے گھر کے لوگوں سے نگرانی کے لیے کہا جاتا تو تعلیم کے تقاضے بھی پورے ہوتے اور ان کے اخلاقی بگاڑ کے ہم ذمہ دار بھی نہیں ہوتے اس صورت میں بھی چند طلبہ اخلاقی بے راہ روی کے شکار ہوسکتے ہیں، ظاہر ہے کہ بغیر تعلیم کے اس کی کیا گارنٹی ہے کہ کسی بھی طالب علم کے پاس ملٹی میڈیا موبائل نہیں ہے اور وہ کسی اخلاقی بگاڑ کے شکار نہیں ہیں۔ آن لائن تعلیم ہو یا نہ ہو یہ حقیقت ہے طلبہ کی ایک بڑی تعداد کے پاس ملٹی میڈیا موبائل ہے۔

(۵) آن لائن تعلیم اور روزگار:

اگر آپ ایسے ادارے میں شرکت کرتے ہیں جو مکمل طور پر آن لائن ہے، آپ کو یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ کو آپ کی ڈگری کی توثیق کرنا ہوگا. کچھ لوگ ایک روایتی یا ہائبرڈ پروگرام کے طور پر مستند طور پر مکمل طور پر آن لائن پروگرام نہیں دیکھ سکتے ہیں. اسکول کی منظوری کے بارے میں معلومات پروگرام کے جائزے کے آجروں کو قائل کرسکتے ہیں۔

(۶) آن لائن تعلیم اور مواصلات:

آپ کا مواصلات زیادہ تر ای میل کے ذریعہ ہوگا، جو آپ یا پروفیسر کسی شخص میں بہتر ہو تو سب سے مؤثر طریقہ نہیں ہوسکتا اگر کوئی صوتی سیشن نہیں ہے تو آپ کو ایک اسکرٹر یا ہمسایہ کی آواز یاد آسکتی ہے۔[11]

(۷) آن لائن تعلیم اور کورسز:

مطالعہ کے تمام کورسز آسانی سے آن لائن دستیاب نہیں ہیں. اگر آپ مزید غیر معمولی میدان میں دلچسپی رکھتے ہیں تو آپ کو مکمل طور پر آن لائن تعلیم کے ذریعہ ایک ذریعہ تلاش کرنا مشکل ہوسکتا ہے۔

(۸) ذاتی ذمہ داریوں:

ہائبرڈ کے پروگراموں میں جس میں آپ کسی شخص میں کسی قسم کی کلاس میں شرکت کرتے ہیں، یا کچھ پروجیکٹ کرتے ہیں، قیمتی ہیں لیکن اسکول میں کام کرنے یا ان میں حصہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے، وقت یا کام یا خاندان کی ذمہ داریوں سے چھٹکارا حاصل کرسکتا ہے۔[12]

[11] حسن محی الدین، ڈاکٹر، سوشل میڈیا اور ہماری زندگی، منہاج پبلی کیشنز، انڈیا، اپریل ۲۰۲۳ء، ص ۱۷۸

[12] سعادت اللہ حسینی، سوشل میڈیا اور مسلم نوجوان، ادارہ اشاعت الاسلام، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۱۱